

# مطالعہ پاکستان

## پیس

- ← علی گڑھ تحریک -
- ← تحریک خلافت - 16
- ← قائد اعظم کے ۱۲ نکات -
- ← آزادی کی تحریک میں علامہ اقبال
- ← کانگرس - 4

## ”تحریک خلافت“

← پیس منظر (خلافت کی تبدیلی اور جنگ عظیم اول میں ترکی کا  
برطانیہ کے خلاف جہر منی کے ساتھ گھر اٹھنا)

## تحریک کا آغاز

← امتازان مظاہرین اور احتجاجی جلسوں سے ہوا جو قسطنطنیہ (استنبول)  
برطانوی افواج کے قبضہ کی خبر سننے پر ہندوستان میں  
جانبی اعتقاد ہوئے۔

## خلافت قیسی کا قیام اور اعتراض و مقاصد:

22 ستمبر 1919ء کو آل انڈیا پارلیمنٹ مسلم کانفرنس نے لکھنؤ میں سید ابوالکلام  
بارون جعفر کی زیر صدارت احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔



اس میں آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی قائم کرنے کا  
فیصلہ کیا گیا۔ بالآخر 23 نومبر 1919ء کو دہلی میں  
فضل حق کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ اس کمیٹی قائم  
کر دی گئی۔

آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی کے اغراض و مقاصد  
(درج ذیل تھے)۔

- ترکی کی خلافت کی حفاظت کرنا۔
- مسلمانوں کے مقدس مقامات حسب سابق  
تہ کوں کی تحویل میں رکھنے کی کوششیں کرنا۔
- ترک سلطنت کی حدود و پٹی پر پڑے دی جانے والی  
کوششیں کرنا جو جنگ سے پہلے تھیں۔

تحریک خلافت اور کانگریس: 23 نومبر 1919ء کو تحریک خلافت

کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں مشہور رہنما پنڈت مودی  
لال نہرو اور پنڈت مودی (اس گاندھی نے بھی شرکت  
کی۔ کمیٹی کے اجلاس کے گاندھی کی زیر صدارت ایک خصوصی  
اجلاس منعقد ہوا جس میں گاندھی نے کہا۔

”یہ ہندو مسلم اتحاد کا بہترین موقع ہے اس لیے  
کانگریس ہندوؤں کو غیر مشروط طور پر مسلمانوں  
کا ساتھ دیں گے۔“



اصل تحریک خلافت اور کانگریس کی سیاسی ہم کو ایک کر دیا گیا۔  
اس سے گاہک تھی کہ مسلمانوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔

## وفود خلافت

ترکی کے منصب خلافت کی حفاظت کے لیے  
ڈاکٹر مختار احمد انصاری کی قیادت میں ایک وفد انیسوا  
سے ملا جبکہ دوسرا وفد مولانا محمد علی جوہر کی سربراہی  
میں برطانوی وزیر اعظم لارڈ رینڈ بارج سے ملا۔ ان وفود نے  
دونوں کے سامنے ترکی کے منصب خلافت اور ترکی  
کی حفاظت کے لیے مطالبات پیش کیے۔  
مگر ان مطالبات کو تسلیم کرنے سے  
انکار کر دیا گیا۔

## گاندھی کا کردار

تحریک خلافت میں گاندھی کے کردار کو ہم مندرجہ ذیل  
عنوانات کی مدد سے واضح کر سکتے ہیں۔

### گاندھی کی تحریک خلافت کی حمایت:

گاندھی دراصل تحریک خلافت  
کی حمایت کر کے مسلمانوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا  
چاہتا تھا۔ اس لیے گاندھی نے تحریک خلافت کی عملی  
حمایت کی۔ اس کی جماعت کانگریس نے بھی تحریک کی  
مکمل حمایت کی۔



## گاندھی کی سانش میں کامیابی:

دوران تحریک عدم تعاون اور سول نافرمانی جیسی تحریکیں شروع کر رکھی تھیں۔ وہ مسلمانوں کو اپنی تحریکوں میں شامل کرنے کی سانش میں کامیاب ہو گیا۔

## گاندھی کا اصلی چہرہ:

اس تحریک میں گاندھی کا کردار انتہائی چلائی اور ہوشیاری پر مبنی تھا۔ وہ تحریک خلافت کے ذریعے اپنے مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بے پناہ نقصان اٹھانے کے بعد مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور انہیں گاندھی کا اصلی چہرہ عیاں نہ کا موقع ملا۔

## تحریک کا انجام

۱۹۲۱ء میں مسلمان قائدین کو مذہبی الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی گرفتاری سے تحریک سول نافرمانی میں شدت پیدا ہوئی۔ نیز گاندھی کو تحریک کا سربراہ بنا دیا گیا۔ سول نافرمانی کی شدت کے آغاز پر صوبہ یو۔ پی کے ایک قصبہ چودا چوری میں عوامی جلسوں کے سلسلے میں پولیس کا تصادم ہوا۔

۱۹۲۴ء میں اتحادی افواج اور مصطفیٰ کمال پاشا کے درمیان **LOZAN** کا معاہدہ طے پایا جسکی بدولت ترکی کا کنٹرول مصطفیٰ کمال کے پاس رہ گیا۔ اس طرح مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے علاقوں سے ترکوں کا کنٹرول ختم ہو گیا اور حجاز



مقدس علاقہ عربوں کے حوالے کر دیا گیا۔

## ناکامی کے اسباب

(۱) مقاصد میں تضاد: مسلمانوں کی تحریک خلافت سیاسی فائدے کی بجائے مذہبی جوش و خروش پر مبنی تھا۔ جبکہ ہندو اس سے سیاسی فائدہ تلاش کر رہے تھے۔

(۲) تحریک خلافت کا مذہبی بنیاد: تحریک خلافت مسلمانوں کا روحانی وعظی مسئلہ تھا۔ جس کی وجہ سے مسلمان اپنے مذہب پر بات قابو میں نہیں رکھ سکے۔ اسی وجہ سے وہ تحریک خلافت صحیح طریقے سے آگے بڑھ سکیں۔

(۳) بعد از جنگ تحریک خلافت کا آغاز: تحریک خلافت جنگ عظیم اول کے خاتمے پر شروع کی گئی۔ اس سلسلے میں کہنا غلط نہیں ہوگا کہ مسلمانان ہند اگر جنگ سے پہلے ہی آبدھار میں تھے تو جنگ کے بعد اور دوران جنگ میں ان کا ساتھ نہ دینے سے تحریک ناکامی سے دوچار نہ ہوتی۔

(۴) ہندو منافقت: ہندو نے تحریک خلافت کے احتجاجی



بلوچوں اور مقامیوں کی قبل از وقت حکومت کو اطلاع دے کر  
انہیں ناکام بنانے کی کوشش کی۔ اس سے سندھوں کی  
مناقضات و نیست کا نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہ تھا۔

## تحریک کے اثرات و نتائج

۱) مسلم خود اعتمادی و سیاسی بیداری کا فروغ: تحریک خلافت

نے مسلمانوں میں خود اعتمادی اور سیاسی بیداری پیدا کی۔  
اسی خود اعتمادی اور سیاسی بیداری نے بعد ازاں قیام پاکستان  
میں اہم کردار ادا کیا۔

۲) ترکی کی بالواسطہ امداد اور اس کی اہمیت: تحریک خلافت

نے برطانیہ کو ترکی خلاف یونانیوں کی کھلم کھلا امداد سے روک  
رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ترکی کی اکثریت میں قائم کردہ  
والی نئی حکومت کو استقامت ملا۔

۳) علما کا سیاست میں داخلہ: تحریک خلافت کے دوران علماء

مجموعوں سے نکل کر میدان سیاست میں خیمہ زن ہو گئے۔ جس سے  
کچھ بہتر اور کچھ بدتر اثرات رونما ہوئے۔ علماء کی شمولیت  
نے تحریک کو جد باقی بنا دیا۔

۴) طلباء کا سیاست میں داخلہ: علماء کے اہم کے علماء پر طلبہ بھی  
سیاست میں کود پڑے۔ تحریک خلافت کے دوران طلباء



نے حکومتی اصرار سے اپنے واپس تعلیمی اداروں کا بائیکاٹ  
اور اپنی تعلیمی اسناد اور ڈگریوں کو نذرِ آتش کیا۔  
حکومت نے یہ روایت رفتہ رفتہ مستحکم و تنوع  
پہی طلباء بعد میں پاکستان کے لیے رہنے۔

## ۱) قیام پاکستان کی منزل کا تعین:

آگے چل کر اس تحریک کے نتیجے میں ہی پاکستان کی  
مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کئے اور آج  
تک قائم ہیں۔

## حاصل نفع

مسلمانانہ تعلیمی چالاک اور مفصلہ امکان اتار کر کے اقدارات  
کے سبب تحریک خلافت اپنے مقاصد کے صرف جزوی  
تکمیل تک محدود ہو کر ختم ہو گئی۔ تاہم اسکے دور میں اثرات  
مسلمان سیاست پر نظر آتے ہیں۔ قائدین کی نظر میں  
تحریک خلافت بنی فہم تعلیمی تحریک ہے جس نے مسلمانوں کو  
بالخصوص اور ہندوستان کی دیگر اقوام کو بالعموم پر امن  
اختجاج اور سیاسی جدوجہد کا راستہ دکھایا۔

مختصراً یہ کہ تحریک خلافت جدوجہد آزادی میں  
ایک ایسے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے پامقصد  
جدوجہد کا آغاز ہوا۔

Mester